بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | یکم رجب ۱۳۹۱ھ ۲۴ ظہور ۱۳۵۰ ہش ۲۴ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۹۵

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عارفِ کامل کا ارادہ خدا کا ارادہ اور اسکی مرضی خدا کی مرضی ہوتی ہے

وہ انہی باتوں میں لذّت اُٹھاتا ہے جن سے خدا خوش ہوتا ہے

"بعض لوگ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ کی آیت کے معارض ایک حدیث پیش کیا کرتے ہیں الدنیا سجنُ للمومن۔ اس کے اصل معنے یہ ہیں کہ مومن کئی قسم کے ہوتے ہیں فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْھُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَات مقتصد سے مراد نفس لوامہ والے ہیں اور یہ (دنیا) کی تکالیف نفس لوامہ تک ہی ہوتی ہیں کہ اس میں انسان کے ساتھ کشاکش نفس امارہ کی ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ راحت و آرام کی یہ بات اختیار کر۔ لوامہ نہیں کرتا اس وقت انسان مجاہدہ کرتا ہے اور نفس امارہ کو زیر کرتا ہے اور اسی طرح جنگ ہوتی رہتی ہے حتی کہ امارہ شکست کھا جاتا ہے اور پھر نفس مطمئنہ رہ جاتا ہے ...... مطمئنہ ہونا اصل میں پانی نکالنا ہے جب پانی نکل آیا تو اب کھودنے کی ضرورت نہیں ہے تو اس آیت میں ظالم سے مراد نفس امارہ والے اور مقتصد سے مراد نفس لوامہ والے اور سابق بالخیرات سے مراد نفسِ مطمئنہ والے ہیں۔ پوری تبدیلی زندگی میں جب تک نہ آوے تب تک جنگ رہتی ہے اور لوامہ تک یہ جنگ ہے۔ جب یہ ختم ہوئی تو پھر دار النعیم میں آجاتا ہے۔ اس وقت اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اور اسکی مرضی خدا کی مرضی ہوتی ہے اور وہ اُن باتوں میں لذت اٹھاتا ہے جن سے خدا خوش ہوتا ہے۔ ایک عارف جس کی خدا سے ذاتی محبت ہو جائے تو اگر خدا اُسے بتلا بھی دے کہ تو دوزخی ہے۔ خواہ عبادت کر خواہ نہ کر تو اس کی خوشی اسی میں ہوگی کہ خواہ دوزخ میں جاؤں مگر میں ان عبادات سے رک نہیں سکتا۔ .... اسے اس بات کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ اجر ملے گا یا نہیں۔ یہ مقام آخری مقام ہے جہاں سلوک کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور اس کے سوا چارہ نہیں۔ اس حالت میں اس کا جوش کسی سہارے پر نہیں ہوتا کیونکہ جب تک انسان کسی سہارے سے کام کرتا ہے تو ممکن ہے شیطان اُس میں کسی وقت دخل دیوے مگر یہاں ذاتی محبت کے مقام میں سہارا نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۴-۵۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال اسلام آباد میں ہی قیام فرما ہیں۔ آپ کی صحت کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

اسلام آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ اُن کے چھوٹے صاحبزادے عزیزم مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ ٹائیفائڈ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ٹمپریچر ۱۰۴ تک پہنچ گیا تھا لیکن اب بخار کم ہونا شروع ہو گیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل مع اہلیہ صاحبہ محترمہ، ایک ماہ کے لئے کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں۔ گو اب بخار تو نہیں ہے لیکن کمزوری تا حال بہت ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے آمین

آپ کی ڈاک کا پتہ یہ ہے:-

مسجد احمدیہ
شارع فاطمہ جناح۔ کوئٹہ

فلپائن کے مسلمانوں پر مظالم کے سلسلے میں

فلپائن کے صدر کی طرف سے احمدیہ مسلم مشن جزائر فجی کے احتجاجی تار کا جواب

"حکومت کو اس پر گہری تشویش ہے۔ ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں"

فلپائن کے مسلمانوں پر ظلم و تشدد کے خلاف احمدیہ مسلم مشن جزائر فجی نے جو احتجاجی تار ارسال کیا تھا اس کے جواب میں صدر فلپائن کے پیغام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"بخدمت پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فجی

آپ کا مرسلہ پیغام صدر مارکوس نے ملاحظہ کیا۔ میں صدر موصوف کی زیر ہدایت آپ کو اور آپ کی جماعت کو یقین دلاتا ہوں کہ رونما ہونے والے افسوسناک واقعات پر خود حکومت کو بھی گہری تشویش ہے۔ تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے جو افراد مجرم ثابت ہوں گے انہیں فرار واقعی سزا دی جائے گی۔ اس قسم کے واقعات کے سدّباب کے لئے تمام ممکن اقدامات عمل میں لائے جا رہے ہیں۔

صدر فلپائن کی طرف سے گہرے مخلصانہ جذبات قبول فرمائیں۔

جے۔ سی۔ ٹوڈیا
پریذیڈنشل اسسٹنٹ

مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ ظہور ۱۳۵۰ ہش

ارضِ بلال میں احمدی ڈاکٹروں کی بے لوث خدمات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ اشاعت میں ہم بتا چکے ہیں کہ اللہ تعالےٰ جن وجودوں کو روحانی جماعتوں کی قیادت و راہ نمائی کا فریضہ سونپتا ہے انہیں اثر و جذب کی ایک غیر معمولی قوت عطا فرماتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اپنے اندر غیر معمولی اثر رکھتے ہیں ایک ہی بات یا ایک ہی تحریک اگر دوسرے پیش کریں تو اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا لیکن جب خدا تعالےٰ کے تائید یافتہ مقدس وجودوں کی زبان سے وہی تحریک جاری ہوتی ہے تو اس کا خاص اثر ہوتا ہے۔ وہ قلوب میں ایک غیر معمولی انقلاب بپا کرنے کا موجب ہوتی ہے وہ فکر و عمل کے نئے نئے راستے کھول دیتی ہے اور ایسے رنگ میں قربانی اور ایثار پر آمادہ کر دیتی ہے کہ ہر دیکھنے والی آنکھ اس کی غیر معمولی قوت اثر و جذب کو محسوس کرتی ہے اور مومنین کی جماعت ان قربانیوں کے نتیجہ میں ترقی کرتی ہوئی کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے۔

قرآن کریم نے اس کی مثال حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسے کامل ترین اور بزرگ ترین وجود کو پیش کر کے دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (النور)

یعنی اے مومنو! جب ہمارا یہ مقدس رسول تمہیں قربانی اور ایثار کے لئے بلاتا ہے تو اسے ہرگز ایسا نہ سمجھو جیسا کہ تم میں سے بعض بعض کو بلاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس رسول کی طرف سے جب کوئی تحریک کی جاتی ہے اور جب وہ تمہیں کسی قربانی کے لئے بلاتا ہے تو اس کا ایسا کرنا عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتا بلکہ اپنے اندر خاص کشش اور اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کی دعوت اور اس کی تحریک کے پیچھے اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہوتا ہے جو اس کی تائید کر رہا ہوتا ہے۔ اور جو اس کی آواز میں ایک غیر معمولی اثر و جذب پیدا کر دیتا ہے۔ پس اس کی آواز کو کوئی معمولی آواز نہ سمجھو بلکہ یہ سمجھو کہ اس کے پیچھے دراصل اللہ تعالےٰ کی آواز کام کر رہی ہے۔

اثر و جذب کے یہ کرشمے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کی زندگیوں میں بھی بڑے واضح اور صاف رنگ میں نظر آتے ہیں۔ خلافت ثالثہ کے گذشتہ چھ سالہ عہد میں بھی اس کی کئی ایمان افروز مثالیں موجود ہیں۔ اسکی تازہ ترین مثال نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں طبی مراکز کا قیام اور احمدی ڈاکٹروں کی بے لوث خدمت اور قابل قدر قربانی ہے جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر پیش کی ہے۔

گذشتہ سال سفر مغربی افریقہ سے واپسی پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں سکیم کی تحریک جماعت کے سامنے پیش فرمائی جہاں تک اس تحریک کے مالی پہلو کا تعلق ہے وہ بھی بذات خود ایک نہایت ایمان افروز داستان ہے لیکن اس وقت ہم اس کے دوسرے پہلو یعنی جانی قربانی کے اعتبار سے اس کی کامیابی کا ذکر کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ پہلو بتاتا ہے کہ صرف مالی تحریکات ہی جماعت میں کامیاب نہیں ہوتیں بلکہ جب جانی قربانی کا مطالبہ پیش کیا جاتا ہے تو اس میں بھی ہماری جماعت کسی سے پیچھے نہیں رہتی۔ اور ایثار کا ایسا اعلےٰ نمونہ پیش کرتی ہے جو صرف الٰہی جماعتوں کے لئے ہی مخصوص ہے۔

نصرت جہاں سکیم گذشتہ سال حضور نے ارض بلال کے باشندوں کی خدمت اور ہمدردی کے لئے پیش فرمائی حضور کے دل میں خود اللہ تعالےٰ نے اس تحریک کو القاء کیا جس کے نتیجہ میں حضور نے جماعت کے ڈاکٹروں کو دعوت دی کہ وہ اس تحریک کے تحت اپنے آپ کو پیش کریں اور پھر سلسلہ کی ہدایات کے مطابق مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں جا کر وہاں ڈسپنسریاں اور ہسپتال کھولیں۔ اور اس طرح وہاں کے مظلوم اور پس ماندہ باشندوں کی جو صدیوں سے ذلیل سمجھے جاتے تھے بے لوث خدمت کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں اس سکیم پر گذشتہ سال ماہ ستمبر میں باقاعدگی سے کام شروع ہوا۔ حضور کا ارادہ یہ ہے کہ آئندہ چند سالوں میں افریقہ کے مختلف ممالک میں کم از کم پچیس طبی مراکز قائم کر دیئے جائیں جہاں پر مخلص اور قابل احمدی ڈاکٹر متعین ہوں۔ جب حضور نے جماعت کے سامنے اس سکیم کو پیش فرمایا تو احمدی ڈاکٹروں نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے قربانی اور ایثار کا قابل قدر نمونہ دکھایا اور بڑے اخلاص کے ساتھ اپنے آپ کو والہانہ رنگ میں اس خدمت کے لئے پیش کیا۔ جن ڈاکٹروں نے اپنی خدمات پیش کیں ان میں سے اکثر ایسے تھے جو معقول اور باعزت ملازمتیں چھوڑ کر گئے۔ ان میں سے بعض انگلستان اور دیگر ممالک بیرون میں ملازم تھے یا پرائیویٹ پریکٹس کرتے تھے۔ اور وہ اپنی پریکٹس میں غیر معمولی طور پر بہت کامیاب تھے۔ ان کی ہزاروں کی آمد تھی لیکن خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انہوں نے دنیوی مفاد کو فراموش کر دیا بعض ڈاکٹروں کے پاس ایم بی بی ایس کے علاوہ ایف آر سی ایس کی ڈگری بھی تھی بعض مختلف بیماریوں کے سپیشلسٹ تھے۔ اور شاندار مستقبل ان کے سامنے تھا۔ لیکن انہوں نے خلیفہ وقت کی آواز کو دنیوی آسائشوں پر مقدم کیا۔ افریقہ کے جن ممالک میں انہیں بھیجا گیا وہاں پر چونکہ نئے سرے سے کام کا آغاز ہونا تھا اس لئے رہائش اور کام کے آغاز کے سلسلہ میں انہیں کئی ایک مشکلات پیش آ رہی ہیں لیکن چونکہ دل میں اخلاص ہے اس لئے وہ خندہ پیشانی سے ہر طرح کی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں حالانکہ وہ بڑی معقول آمد اور بڑے آرام و آسائش کی زندگی کو چھوڑ کر وہاں گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ۳۱ احمدی ڈاکٹروں نے اسی غرض کے لئے اپنے نام پیش کئے تھے۔ ان میں سے ۱۶ کو حضور نے منتخب فرمایا۔ اس وقت تک ۱۱ ڈاکٹر افریقہ کے چار ملکوں یعنی نائجیریا، غانا، گیمبیا اور سیرالیون میں جا کر کام شروع کر چکے ہیں۔ اور باقی پانچ اگلے ماہ تک انشاء اللہ وہاں پہنچ جائیں گے۔ افریقہ کے باشندوں نے بلا لحاظ مذہب و ملت ہمارے ان ڈاکٹروں کا بڑے شوق کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے جہاں جہاں بھی نئی ڈسپنسریاں قائم ہوئی ہیں وہاں پر غیر معمولی خوشی اور جوش کا اظہار کیا گیا شادیانے بجائے گئے۔ اور جشن منایا گیا۔ بعض مقامات پر مقامی چیفس اور عوام مل کر ہمارے ڈاکٹروں کے لئے کلینک اور مکان کا انتظام کر رہے ہیں بعض جگہ خود مقامی حکومت مکانات اور ڈسپنسریوں کا انتظام کر رہی ہے۔ جب سیرالیون میں ایک احمدی ڈاکٹر پہنچے تو ابھی بہت سے ابتدائی انتظامات ہونے باقی تھے۔ لیکن مقامی لوگ منت سماجت کرنے لگے کہ ہمارے مریضوں کا علاج شروع کیا جائے۔ چنانچہ اس بے سروسامانی کی حالت میں ہی کام شروع کر دیا گیا۔ پہلے دن ہی ۲۶ مریض دیکھے گئے۔ ایک اور ڈاکٹر صاحب نے مختصر سے عرصہ میں چھ سات سو آؤٹ ڈور مریضوں کو دیکھا اور ساٹھ کے قریب اپریشن کئے واضح رہے کہ اس سکیم کے تحت بیرونی ممالک میں جو اخراجات کئے جاتے ہیں وہ بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں کے ان چندوں سے پورے کئے جا رہے ہیں جو وہ نصرت جہاں سکیم میں پیش کر رہے ہیں

یہ تو تھی ہمارے احمدی ڈاکٹروں کے جذبہ اخلاص و ایثار کی کیفیت اس پر مزید اللہ تعالےٰ کا فضل یہ ہے کہ (جیسا کہ حضور نے خود بھی کئی مواقع پر بتایا ہے) کہ ہمارے احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھوں مریضوں کو غیر معمولی طور پر شفا حاصل ہو رہی ہے۔ اور معجزانہ رنگ میں انہیں جو دست شفا حاصل ہے اس کا یہ اثر ہے کہ دور دراز علاقوں سے مریض ان کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر صاحب کی مقامی عیسائی حلقے اور عیسائی ہسپتال کے کارکن بہت مخالفت کر رہے تھے۔ لیکن جب ایک عیسائی پادری کو ان کے ہاں آرام نہ آیا تو انہوں نے اسے مجبوراً ہمارے طبی مرکز میں بھیجا جہاں پر اس کا علاج کیا گیا۔ اور اسے خدا کے فضل سے آرام آگیا۔ ہمارے ڈاکٹروں کی یہ بے لوث مخلصانہ خدمت ہر جگہ پاکستان کے لئے بھی نیک نامی اور شہرت کا موجب بن رہی ہے اور اسی طرح ان ممالک میں ہمارے وطن عزیز کا نام بھی روشن ہو رہا ہے یہ سب حالات واضح کر رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز اور تحریک میں اللہ تعالےٰ نے اثر و جذب کی غیر معمولی تاثیر رکھی ہے یہی وجہ ہے کہ احمدی ڈاکٹروں کو حضور کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق ملی ہے ہر طرح کی آسائشوں کو چھوڑ وہ ارض بلال میں پہنچ کر قسم قسم کی مشکلات کا مقابلہ کر کے اہل افریقہ کی بے لوث خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور خدا تعالےٰ کے دست شفا سے ان کے لئے آرام و راحت کا سامان مہیا کر رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ان احمدی ڈاکٹروں کی اس خدمت کو قبول فرمائے انہیں اپنے اجر سے نوازے۔ آمین۔ اور مزید احمدی ڈاکٹروں کو بھی اس خدمت کیلئے اپنے نفوس پیش کرنیکی توفیق عطا فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقِ حسنہ ــ ادب اور تواضع

مکرم غلام رسول صاحب اعوان پنشنر ڈیرہ غازیخان

قرآن کریم میں آیا ہے کہ خدا تعالےٰ کے بندے تو وہ ہیں جو عاجزی اور فروتنی سے رہتے ہیں اُن میں تکبر نہیں ہوتا (وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ) اور یہی لوگ ہیں جو بزرگوں کا ادب کرتے اور چھوٹوں سے پیار اور محبت کا سلوک کرتے ہیں۔ سچ پوچھو تو یہی اصل دین ہے۔ اَلطَّرِیْقُ کُلُّھَا اَدَبٌ دین انسان کو حسنِ اخلاق سکھاتا ہے اور حسنِ اخلاق کا نچوڑ تو ادب اور تواضع ہے۔ جو شخص ان خوبیوں سے عاری ہے وہ کوئی بھلائی حاصل نہیں کر سکتا۔ نہ دنیا میں اسے عزت ملے گی اور نہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے حصہ لے گا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ برائی کی جڑ تکبر اور ہر نیکی کی جڑ ادب اور تواضع ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ بے ادبی اور گستاخی تمام اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔ بے ادب بے نصیب۔ با ادب با نصیب۔

ابتداء میں صحابہ کبارؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے محابا اور زور زور سے باتیں کیا کرتے تھے جسے اللہ تعالےٰ نے ناپسند فرمایا۔ اور حکم دیا کہ لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ کہ اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کے سامنے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ کیا کرو۔ ادب کو ملحوظ رکھو۔ ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ ایک اور مقام پر فرمایا۔ کہ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ۔ کہ اپنی آواز کو نبی کی آواز سے اونچا نہ کیا کرو۔ ورنہ گستاخی کے مرتکب ہو جاؤ گے اور تمہارے اعمال سلب ہو جائیں گے۔ جب یہ آیت اُتری تو حضرت عمرؓ نے جو گرج کر بولنے والے تھے۔ اپنی آواز کو اتنا دھیما کر دیا کہ ان کی بات مجلس نبوی میں ساتھ والا بھی نہ سن سکتا تھا۔ ایک اور صحابی حضرت ثابتؓ بن قیس نے جو جہیر الصوت تھے۔ مسجد میں آنا چھوڑ دیا۔ کہ شاید میں معصیت کا مرتکب نہ ہو جاؤں۔ حضور نے ایک دن دریافت فرمایا کہ ثابت کو کیا ہوا۔ کیا بیمار ہیں۔ عرض کیا گیا۔ نہیں حضور۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ان کی آواز میں کرختگی ہے اور جب سے یہ آیت اتری ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر میری آواز زیادہ بلند ہوئی تو میں معصیت کا مرتکب ہو جاؤں گا۔ حضور نے فرمایا۔ نہیں نہیں۔ وہ تو جنتی ہیں تو دیکھو صحابہ ادب کا کتنا خیال رکھتے تھے بعض کم عقل لوگ حضور کو مکان کے پیچھے آوازیں دیا کرتے تھے۔ اور زور زور سے آواز دے کر بلاتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے تمام ایسی حرکات سے روک دیا اور فرمایا۔ مومنو۔ تم نبی کو تنگ نہ کیا کرو۔ جب تک کہ وہ خود باہر نہ آوے اُس وقت تک انتظار میں بیٹھے رہا کرو۔ اور اس قسم کی گستاخی خیال چھوڑ دو۔ تو حقیقت یہی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا ذریعہ فیض حاصل کرنے کا ادب اور احترام ہے اللہ تعالےٰ نے ماں۔ باپ سے بھی ادب اور احترام کا حکم دیا۔ فرمایا کہ ان سے حسنِ سلوک کرو اُن کے سامنے اُف تک نہ کرو۔ اُن سے گستاخی سے پیش نہ آؤ۔ پاسِ ادب نہ کرو گے تو تم اُن کی دعاؤں سے محروم ہو جاؤ گے اور اللہ تعالےٰ بھی تم سے ناراض ہو جائے گا۔

غرض ادب اور تواضع ایسی صفات ہیں جو انسان کو کامیاب بناتی ہیں۔ جو ان سے خالی ہے۔ وہ بھلائی سے خالی ہے۔ کتابوں میں آیا ہے کہ بغداد میں دو طالب علم تھے ایک بزرگ کی آواز سنکر دونوں کے ہاں حاضر ہوئے۔ ایک تو اس خیال سے گیا۔ کہ اس شخص کی علمیت معلوم کریں اور بحث و مباحثہ کروں اور دوسرا اس غرض سے کہ میرے حق میں یہ بزرگ دعا دیں کہ میں علم حاصل کروں۔ ایک ادب کے لحاظ سے گیا اور ایک عجب اور غرور میں مبتلا ہو کر گیا۔ ثانی الذکر ذہین تھا محقق تھا۔ جاتے ہی مناظرہ شروع کر دیا اور مناظرہ میں خاموش کرنے کی کوشش میں تھا۔ دوسرا ادب سے خاموش بیٹھا رہا بزرگ نے کہا کہ تم کیسے آئے کہا کہ حضرت میں تو صرف دعا کے لئے آیا ہوں اور استفادہ اٹھانے کے لئے۔ بزرگ نے آثار سے معلوم کر لیا کہ اس شخص کا تمام ادب بار آور ہو گا۔ اس سے ایک عالم فیض پائے گا اور یہ صحیح ہے کہ یہ طالب علم آگے چل کر شیخ عبد القادر جیلانی بن گیا۔ دوسرا حکومت کی طرف سے سفیر مقرر ہوا۔ اور غیر ممالک کو چلا گیا۔ اُس کے نفس کا عُجب اور غرور بڑھتا رہا۔ چند یوم کے بعد عیسائی عورت پر عاشق ہوا اور اس کے کہنے پر اسلام کو چھوڑ دیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس کے خنزیروں کے ریوڑ چرانے لگا۔ غرض عشق نے ہر طرح ذلیل اور رسوا کر دیا۔ اور سینہ سے علم اور قرآن کو بھی اٹھوا دیا۔ تو یہ ہے اس گستاخی کی سزا جو دنیا میں اُسے ملی۔ آخرت کی سزا تو اللہ ہی جانتا ہے کہ اُس کے لئے کیا ہو گی اسی لئے کہا گیا ہے۔ کہ

بے ادب محروم ماند از فضل رب

پس علم و فضیلت اور عزت حاصل کرنے کی کنجی تو ادب اور تواضع ہے جس کے پاس یہ نہیں وہ بے نصیب ہے انسان کو اللہ تعالےٰ نے مکرم بنایا ہے۔ جو کام بھی وہ کرے اس کی عزت میں فرق نہیں پڑتا۔ لہذا ہر شخص کو ایک دوسرے کی عزت اور احترام کا خیال رکھنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری عمر کسی چھوٹے سے چھوٹے آدمی کو بھی تو اور تم سے نہیں بلایا۔ ہمیشہ آپ کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ پس جو شخص اپنے لئے تو عزت کا خواہاں ہو۔ مگر دوسرے کی عزت کا خیال نہ رکھے۔ وہ سب سے زیادہ ذلیل انسان ہے۔ وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ دنیا میں معزز وہی شخص ہے جو اپنے آپ کو حقیر سمجھے اور لوگ اس کی عزت کریں نہ یہ کہ وہ خود کو معزز اور دوسروں کو حقیر جانے۔ پس جس شخص نے اپنے مقام کو دیکھنا ہو۔ وہ دوسروں کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ اسے اپنی تصویر صحیح رنگ میں نظر آ جائیگی۔ یعنی اس کی پیٹھ پیچھے لوگ جو اُسے سمجھتے ہیں۔ وہی اس کی اصل تصویر ہے۔

لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ انسان کو دولت، علم۔ نسب۔ اور اقتدار اسی دھوکہ میں ڈال دیتے ہیں کہ وہ دوسروں سے زیادہ معزز ہے اسے اُن پر شرف حاصل ہے۔ اسی وجہ سے وہ عجب اور پندار میں گرفتار ہو کر انسانیت سے گر جاتا ہے۔ نہ وہ پاس ادب کرتا ہے اور نہ کسی سے تواضع سے پیش آتا ہے اسی لئے وہ تمام بھلائیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ پس اگر کسی نے روحانی بلندی کو حاصل کر کے دنیا میں کامیاب زندگی گذارنی ہو۔ تو وہ بزرگوں کا ادب کرنا سیکھے۔ کیونکہ ان کی دعاؤں سے فیضان کے دروازے کھلتے ہیں اور وہ رب کی عنایات کا مورد بنتا ہے۔ خلیفۂ وقت۔ ماں۔ باپ سلسلہ کے علماء اور اولیاء یہ وہ ہستیاں ہیں۔ جن کے ادب اور احترام کے لئے خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ جب تک انسان ادب اور تواضع نیستی اور تذلل کو اختیار کر کے خدا کی راہ میں خاک نہیں ہو جاتا۔ حریم جمال تک رسائی ناممکن ہے اور نہ ہی وہ اس نہاں در نہاں ہستی کا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ؎

نہاں اندر نہاں ہے۔ کون لاوے
غریقِ عشق وہ موتی اٹھاوے
ثمر ہے درد۔ کا کب غیر کھاوے
چلو اوپر کو وہ نیچے نہ آوے
جو مرتا ہے۔ وہی زندوں میں جاوے
جو جلتا ہے۔ وہی مردے جلاوے
مجھے تو نے یہ دولت اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

دعا ہے اللہ تعالےٰ ہمیں ادب اور تواضع کی توفیق دے۔

"مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالےٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا آپ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے اس نے کہا سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ہشتم صفحہ ۱۰)

مخلصین جماعت بشاشت قلب کیساتھ ماہ بماہ لازمی چندہ جات ادا فرماتے رہیں (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ہدایات متعلقہ سالانہ اجتماع ۱۳۵۰ش مطابق ۱۹۷۱ء

سیدہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مفصل ہدایات رپورٹ سالانہ ۷۰-۱۹۶۹ء میں درج ہیں ملاحظہ فرما دیں۔

تقریری مقابلہ معیار اول

اس میں بی اے پاس یا اس سے زائد تعلیم والی طالبات شامل ہوں گی۔ فی تقریر چھ منٹ

عنوانات:۔ ۱۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ۔
۲۔ اسلامی قانون کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔
۳۔ حسن اخلاق ہی تمام ترقیات کا زینہ ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تقریری مقابلہ معیار دوم

اس معیار میں ایف اے اور بی اے کی طالبات حصہ لے سکتی ہیں۔ وقت پانچ منٹ ہوگا

عنوانات:۔ ۱۔ خلافت وحدت قومی کی جان ہے۔
۲۔ حضرت مصلح موعودؓ کی اولوالعزمی کا ایک زندہ نشان ہے۔
۳۔ تحریک جدید میں عورتوں کا حصہ۔

تقریری مقابلہ معیار سوم

اس معیار میں میٹرک کی وہ طالبات حصہ لے سکتی ہیں جن کی عمر پندرہ سال سے زائد ہو۔ چار منٹ فی تقریر وقت ملے گا۔

عنوانات:۔ ۱۔ خلافت ثالثہ اور ارض بلالؓ ۲۔ فلسفہ زکوٰۃ۔
۳۔ صحابیات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں۔

انگریزی تقریری مقابلہ

اس مقابلہ میں لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بلا لحاظ عمر شامل ہو سکتی ہیں۔

عنوانات:۔ 1. Leap Forward Programme by Hazrat Khalifatul Masih III.
2. Mohammad be Peace upon him the liberator of woman aims.
3. Objects of Lajna Imaillah.

مقابلہ مضمون نگاری

مضمون تیار کر کے اجتماع سے ایک ہفتہ قبل دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوا دیا جائے۔

عنوانات:۔ ۱۔ اسلام کی عدیم المثال رواداری کی تعلیم اور اس کے عملی نمونے۔
۲۔ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت قرآن۔
۳۔ فضائل قرآن مجید۔

عربی تقریری مقابلہ

عنوانات:۔ ۱۔ رحمۃ للعالمین۔ ۲۔ الاسلام دین الفطرۃ
۳۔ برکات الخلافۃ۔

مقابلہ حسن قرأت:۔ اس کے لئے سورۃ صف کا پہلا رکوع مقرر کیا گیا ہے۔

نصاب معلومات دینیہ:۔ یہ نصاب ہر ممبر کو سکھایا جائے۔ اس نصاب کا امتحان ہے کم از کم ۳۰ ستمبر سے قبل نتیجہ مرکز کو بھجوا دیا جائے۔ کل نمبر ۱۰۰۔ سند ۵۰ نمبر لینے والی ممبر کو ملے گی۔

نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے

حصہ قرآن مجید:۔ سورۃ رحمٰن مکمل معہ ترجمہ یاد کرنی۔
سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کا صرف ترجمہ یاد کرنا۔

حصہ احادیث:۔ خزائن المومنین میں سے ۱۱ سے ۲۰ تک احادیث یاد کرنی۔ عربی قصیدہ کے دس اشعار زبانی یاد کرنا۔ ۳۱ سے ۴۰ تک۔ درثمین کی نظم بعنوان "عیسائیوں سے خطاب" جس کا پہلا شعر "آؤ عیسائیو ادھر آؤ" ہے کے پہلے پندرہ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الہامات یاد کرنا۔

۱۔ اور تیرے سے میرا نام چمکا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۸)
۲۔ وَسِّعْ مَكَانَكَ يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹)
۳۔ یہ سب نشانات تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے۔ (" " ۲۱۰)
۴۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔ (" " ۳۳۸)
۵۔ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ (" " ۲۱۵)

نماز جنازہ پڑھنے کا طریق اور دعائے جنازہ۔

انٹرویو دینی معلومات

ہر لجنہ سے دو یا تین ممبرات حصہ لے سکیں گی۔ ٹیم کی صورت میں ہر ٹیم سے چار سوالات کئے جائیں گے۔ ہر ممبر ایک ایک سوال کی تیاری کرے۔

۱۔ تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے ۵۰ صفحات میں سے ایک سوال کیا جائے گا۔
۲۔ غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
۳۔ جماعت احمدیہ کے متعلق کوئی دینی معلوماتی سوال خصوصاً خلافت ثانیہ کے متعلق کوئی سوال۔
۴۔ زمانہ خلافت ثالثہ کے متعلق کوئی سوال۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان داخلہ جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) فرسٹ ایئر۔ آرٹس۔ میڈیکل اور نان میڈیکل) کا داخلہ ۲۴ اگست سے شروع ہو جائے گا اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ امیدوار داخلہ فارم مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۲۲ اگست تک دفتر کالج میں جمع کرا دیں۔

سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے میٹرک پاس کرنے والی طالبات کو متعلقہ بورڈ سے ٹرانسفر سرٹیفکیٹ ساتھ لانا لازمی ہوگا۔

انٹرویو روزانہ ۹ بجے سے بارہ بجے تک ہوا کرے گا۔ ربوہ سے باہر کی طالبات کے لئے انٹرویو آخری دو دنوں میں ہوگا۔

(پرنسپل)

ہفتہ اصلاح وارشاد

۲۰ سے ۲۷ اگست تک منایا جا رہا ہے

لہٰذا

۱۔ سب انصار بھائی اس نیک کام میں عملی طور پر حصہ لیں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو پیغام حق پہنچانے کے لئے کم از کم ایک گھنٹہ ہر روز صرف کریں۔
۲۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے سلسلہ کا لٹریچر اپنے مربی صاحب یا سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد سے حاصل کریں نیز ان کا تعاون حاصل کریں۔
۳۔ مجالس علمی مذاکرہ کا انتظام فرمائیں جس میں ہر صاحب ذوق کو شمولیت کی دعوت دی جائے۔
۴۔ سب اراکین روزانہ ایک نماز باجماعت اپنے حلقہ میں ضرور ادا کریں۔ اس موقع پر گذشتہ کام کی رپورٹ پیش کر کے آئندہ کے متعلق ہدایات لی جائیں۔
۵۔ اس ہفتہ میں اجتماعی دعاؤں پر بھی زور دیں تا اللہ تعالیٰ اسلام کو غلبہ عطا کرے اور ہمارے وطن پاکستان کے لئے ترقی کے راستے کھولے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

نظارت اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ

پتہ درکار ہے

مکرم پیرزادہ محمود الحسن صاحب ولد پیرزادہ غلام دستگیر صاحب بیعت نمبر ۱۶۴۷۵ - ۳۷/۷ گمٹی بازار لاہور کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کا علم ہو تو دفتر ہذا کو پتہ سے مطلع فرما دیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

144

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فیصلہ کے مطابق سنہ ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے۔ جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں

نگران دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا	محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
مکرم مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ	
مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	مکرم مرزا غلام احمد صاحب۔
" ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ	" میاں غلام محمد صاحب اختر
" چوہدری عبدالواحد صاحب	" مولوی سلطان محمود صاحب انور
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودہا۔	
مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب	محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم
مکرم گیانی عباد اللہ صاحب	مکرم بشیر احمد صاحب خادم
" مختار احمد صاحب ہاشمی	" نصر اللہ خان صاحب ناصر
" حمید احمد صاحب خالد	" نور احمد صاحب مرتضٰی
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی۔	" سیٹھ محمد یوسف صاحب نواب شاہ
" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواز	" مرزا محمد حسین صاحب کراچی
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی	
مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔	مکرم شیخ فضل احمد صاحب۔

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں چنانچہ جن دوستوں نے ماہ وفا ہش ۱۳۵۰ میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم میجر سید سعید احمد صاحب لاہور چھاؤنی	۱۵ روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ میجر منظور الحسن صاحب گجرات	۱۰ روپے
مکرم نثار احمد صاحب دوڑ (سندھ)	۲۰ روپے
مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد	۲۰ روپے
مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ (از طرف عامر اور ماریہ)	۱۰ روپے
" بیگم چوہدری محمد تقی صاحب لاہور چھاؤنی	۵۰ روپے
" والدہ صاحبہ چوہدری کریم احمد صاحب کراچی نمبر ۳۳	۶ روپے
مکرم چوہدری کریم احمد صاحب کراچی نمبر ۳۳	۱۰ روپے
" خلیل احمد صاحب لاہور	۱۰ روپے
" چوہدری محمد طفیل صاحب شہر سیالکوٹ	۵ روپے
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدرآباد سندھ (از طرف ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم)	۱۰ روپے
مسز طاہرہ کریم اللہ صاحب آف بریڈفورڈ	۱۵ روپے
مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ	۵ روپے
" عزیز حسن صاحب کراچی	۱۰۰ روپے
" سیف اللہ خان صاحب	۵۰ روپے
" چوہدری مبشر احمد صاحب	۵ روپے
محترمہ حضرت بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ	۲۰ روپے
مکرم ایچ ایچ مفتی صاحب پٹ مدلیو نیوڈسی	۵ روپے
" مولوی غوث محمد صاحب کیملے	۴ روپے
" الحاج نواب زادہ محمد امین صاحب بنوداسی	۵ روپے
مکرمہ ضیاء سلیم احمد صاحب کراچی (از طرف ایک غیر احمدی سہیلی)	۱۱۰ روپے
" والدہ صاحبہ شیخ عبدالماجد صاحب لاہور	۵۰ روپے
مکرم میاں غلام احمد صاحب بھٹی	۱۰ روپے
مکرم شریف احمد صاحب معلم اسلام آباد	۱۰ روپے
مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ	۳ روپے
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۱۵ روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ لفٹیننٹ کرنل محمد طیب صاحب	۱۰ روپے
مکرم عبدالستار صاحب دارالرحمت شرقی	۲ روپے
مکرم عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی	۱۲ روپے
جماعت احمدیہ مالو کے بھگت	۳ روپے

(باقی)

بعدالت جناب ایم ڈی چوہدری صاحب

ایم اے۔ پی سی ایس اسسٹنٹ کمشنر صاحب باختیارات سپیشل کلکٹر سب ڈویژن شورکوٹ

مقدمہ نمبر ۲۷ - مورخہ ۱۶/۷/۷۱

دعویٰ فک الرہن

محمد شفیع سردار۔ پسران کرم الٰہی مسماۃ برکت بی بی۔ مسماۃ سردار بی بی مسماۃ رابعہ بی بی دختران کرم الٰہی اقوام جٹ لنگڑیال۔ نصیر احمد نابالغ برفاقت نور محمد والد حقیقی قوم جٹ چدھڑ سکنہ چک نمبر ۵۰۰ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔

(رائیان)

بنام: غلام محمد نور محمد۔ پسران رجب اعجاز احمد۔ پسر متوفی غلام قادر مسماۃ فتح بی بی متوفیہ صاحب بی بی وارث متوفیہ مذکور راجہ جاکر۔ باقر۔ پسران رجب عنایت ولد امیر متوفی بذریعہ بشیر احمد وارث متوفی مذکور اعظم پہلوان پسران لال احمد۔ پہلوان۔ وریام محمد پسران شادو۔ اقوام کاٹھیہ سکنائے چک ۴۹۹ تحصیل شورکوٹ - مرتہنان - رشید۔ شریف پسران پہلوان نسیم۔ دختر پہلوان نابالغ برفاقت رشید برادر حقیقی بشیر ولد عنایت خان بیوہ عنایت۔

دعویٰ فک الرہن کھاتہ نمبر ۶۲ مربع نمبر ۷۶ خسرہ نمبران ۴ - ۷ - ۸ - ۱۳ مربع نمبر ۷۱ خسرہ نمبران ۱۶/۱ - ۱۷ - ۱۸ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵/۱ مربع نمبر ۷۴ خسرہ نمبران ۱۱/۲ - ۱۳/۲ - ۱۴/۲ - ۱۹ - ۲۰/۲ رقبہ ۸ - ۱۹ واقع چک نمبر ۵۰۰ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسول علیہان حاضری عدالت سے دیدہ و دانستہ طور پر گریز کر رہے ہیں اور ان کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی نہایت مشکل ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مسول علیہان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ ۲۴/۸/۷۱ کو اصالتاً یا وکالتاً بغرض جواب دہی حاضر عدالت نہیں ہوں گے تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ اور بعد میں کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

آج بتاریخ کو دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ہے۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

۲۹۶۴

بعدالت جناب ایم ڈی صاحب ایم اے پی سی ایس

اسسٹنٹ کمشنر صاحب باختیارات سپیشل کلکٹر سب ڈویژن شورکوٹ۔

مقدمہ نمبر ۲۸ سال ۱۹۷۱ء

دعویٰ فک الرہن

۱۔ سردار ۲۔ محمد شفیع پسران کرم الٰہی ۳۔ مسماۃ برکت بی بی ۴۔ مسماۃ سردار بی بی ۵۔ مسماۃ رابعہ بی بی۔ دختران کرم الٰہی اقوام جٹ لنگڑیال۔ ۶۔ نصیر احمد ولد نور محمد قوم جٹ چدھڑ نابالغ برفاقت نور محمد والد حقیقی ساکنان چک نمبر ۵۰۰ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔ (سائلان)

بنام: ۱۔ نور محمد ۲۔ غلام محمد ۳۔ غلام قادر متوفی بذریعہ پسر اعجاز احمد ولد غلام قادر ۴۔ مسماۃ فتح بی بی متوفیہ بذریعہ صاحب بی بی دختر راجہ۔ ۵۔ جاکر۔ ۶۔ باقر۔ پسران رجب ۷۔ عنایت ولد امیر متوفی بذریعہ بشیر احمد وارث حقیقی ۸۔ اعظم ۹۔ پہلوان پسران لال ۱۰۔ احمد۔ ۱۱ پہلوان ۱۲۔ وریام ۱۳۔ محمود پسران شادو۔ پہلوان ولد شادو متوفی وارثان اشرف ۲ رشید پسران پہلوان ۳ نسیم دختر پہلوان نابالغ برفاقت شریف برادر حقیقی اقوام جٹ کاٹھیہ سکنائے چک نمبر ۴۹۹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

(مسئول علیہم)

دعویٰ فک الرہن بروئے جمعبندی سال ۶۷-۱۹۶۶ء کھاتہ نمبر ۲ مربع ۶ مربع نمبر ۷۷ خسرہ نمبران ۱۴ - ۱۱/۱ - ۸ - ۱۵/۱ - ۳ - ۴ - ۵ - ۲/۱ - ۹/۲ مربع نمبر ۷۷ خسرہ نمبران ۲۲ - ۱۹ - ۲۱/۱ - ۲۱/۲ - ۲۰/۱ رقبہ ۱۱ - ۸ - ۱۰۸ واقعہ چک نمبر ۵۰۰ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسئول علیہان حاضری عدالت سے دیدہ و دانستہ طور پر گریز کر رہے ہیں اور ان کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی نہایت مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مسئول علیہان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ ۲۴/۸/۷۱ کو اصالتاً یا وکالتاً بغرض جواب دہی حاضر عدالت نہیں ہوں گے تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی اور بعد میں کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۲/۸/۷۱ کو بدستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط عدالت)

۲۹۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کی مبارک تحریک میں حصہ لینا ہر احمدی کیلئے ضروری ہے

جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جس نے قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کی تحریک القاء ربانی سے جاری فرمائی ہے۔ یہ تحریک جماعت میں تعلیم القرآن کی سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کی گئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس تحریک کو جاری کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضاکار چاہئیں جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے لئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو۔ وہاں قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کے لئے دیں تا یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے۔"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ اس وقت تک ہزاروں کی تعداد میں جماعت کے مرد اور عورتیں اس تحریک میں حصہ لے چکے ہیں۔ اور لے رہے ہیں۔ اس تحریک کا خلاصہ یہ ہے کہ وقف کرنے والا سال میں کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے تعلیم قرآن مجید اور تربیت جماعت کے لئے وقف کرے۔ اور حسبِ توفیق اپنے خرچ پر مرکز کی طرف سے مقرر کردہ جماعت میں جا کر کام کرے۔ خواتین کو اپنے ہی شہر، قصبہ یا گاؤں میں عورتوں اور بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

اس بارہ میں حضور نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے۔ نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ تعلیم القرآن کے اس مبارک جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جنہوں نے اس سال ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ جلد از جلد اپنے فارم پُر کر کے نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ جن جماعتوں میں وقف عارضی کے وفود بھجوائے جاتے ہیں۔ ان میں ان وفود کی آمد کا تسلسل برابر قائم رہے۔ اس سال کے لئے کم از کم سات ہزار واقفین کی ضرورت ہے۔ امراء و صدر صاحبان نیز مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ براہِ کرم احباب جماعت کو زیادہ مؤثر رنگ میں اس تحریک کی طرف توجہ دلاتے رہیں اور ایسے مخلصین سے جو اس جہاد میں شریک ہونے کا شوق رکھتے ہیں۔ فارم پُر کروا کر جلد نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

کیا آپ کو یاد ہے؟

کہ اس ہفتہ (۲۰ اگست سے ۲۷ اگست) کا اہم پروگرام

اصلاح و ارشاد

ہے

کیا سب انصار بھائی پوری توجہ سے اس میں حصہ لے رہے ہیں؟

(مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نتیجہ میٹرک نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

۱۹ اگست کے شمارہ میں میٹرک کی چھ طالبات کا نتیجہ غلطی سے شائع نہیں ہوا۔ جو اب ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

(۱)	۳۲۸۲۸	آسیہ پروین	محمد اسحٰق	۵۷۱	I
(۲)	۳۲۸۲۹	طاہرہ محمود	محمود احمد	۵۶۶	I
(۳)	۳۲۸۳۰	جمیلہ بیگم	احمد دین	۵۶۶	I
(۴)	۳۲۸۳۱	فر[illegible] گل	سردار محمد	۵۰۰	II
(۵)	۳۲۸۳۲	بشریٰ خانم	عبد المجید خان	کمپارٹمنٹ انگلش	
(۶)	۳۲۸۳۳	شگفتہ خانم	"	۵۰۵	II

(ہیڈ مسٹرس)

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

معیار اول	اوّل	غزالہ عبد الرشید لائلپور	۴۹/۵۰
"	دوم	نصرت پروین محمد نگر لاہور	[illegible]
"	سوم	فریدہ نذیر نصرت گرلز سکول ربوہ	۴۷
معیار دوم	اوّل	ناصرہ وجیہہ لاہور	۴۹/۵۰
"	دوم	عارفہ محمود محمود نگر لاہور	۴۷
"	سوم	رفعت الرحمٰن لاہور	۴۶
معیار سوم	اوّل	بشریٰ نسرین سیالکوٹ	۴۹/۵۰
"	دوم	نوید کوثر نصرت گرلز سکول ربوہ	۴۸
"	سوم	نوشابہ انجم جونیئر ماڈل سکول ربوہ	۴۶
"	"	منیرہ خانم دار البرکات ربوہ	۴۶

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جامعہ نصرت ربوہ کے افتتاح کے موقعہ پر طالبات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"مسلمان وہ قوم تھی جو زمانہ کے ساتھ نہیں بدلی بلکہ زمانہ کو اس نے اپنے ساتھ بدل دیا۔ وہ جہاں جہاں گئے انہوں نے لوگوں کو اپنے اخلاق کی نقل پر مجبور کر دیا اپنے لباس کی نقل پر مجبور کر دیا اور دنیا کے استاد و رہنما تسلیم کئے گئے۔ آج مسلمان عورت یورپ کی بے پردگی کی نقل کر رہی ہے۔ حالانکہ کبھی وہ زمانہ تھا کہ مسلمان عورتوں کے پردہ کو دیکھ کر یورپ کی عورتوں نے پردہ کیا چنانچہ Nuns کو دیکھ لو۔"

نئے سال کا داخلہ شروع ہونے والا ہے۔ موجودہ زمانہ کی مسموم فضا اور یورپ کی اندھا دھند تقلید سے بچانے کے لئے اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں داخل کیجئے جہاں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچیوں کی دینی تعلیم و تربیت اور اخلاقی نگرانی کا بہترین انتظام ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھتیجے عزیزم منیر احمد ابن برادرم مکرم محمد شفیع صاحب کے پاؤں کا اپریشن سول ہسپتال لائلپور میں کامیابی سے ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔

۲۔ میرے والد محترم کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے احباب جماعت کی خدمت میں ہر دو کی کامل شفا پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (شریف احمد جاوید بھٹی لائلپور)

۹۹۴۹

PAKISTAN